روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 17 جون 2011ء 14 رجب 1432 ہجری 17 احسان 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 138

زینت ایمان کی دعا

حضرت عمار بن یاسرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے۔

اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے سجادے اور ہمیں ہدایت یافتہ راہنما بنادے۔

(نسائی کتاب السہو حدیث نمبر 1289)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حقیقی خدادانی تمام اسی میں منحصر ہے کہ اس زندہ خدا تک رسائی ہو جائے کہ جو اپنے مقرب انسانوں سے نہایت صفائی سے ہم کلام ہوتا ہے اور اپنی پُرشوکت اور لذیذ کلام سے ان کو تسلی اور سکینت بخشتا ہے اور جس طرح ایک انسان دوسرے انسان سے بولتا ہے ایسا ہی یقینی طور پر جو بکلی شک وشبہ سے پاک ہے ان سے باتیں کرتا ہے ان کی بات سنتا ہے اور اس کا جواب دیتا ہے اور ان کی دعاؤں کو سن کر دعا کے قبول کرنے سے ان کو اطلاع بخشتا ہے اور ایک طرف لذیذ اور پُرشوکت قول سے اور دوسری طرف معجزانہ فعل سے اور اپنے قوی اور زبردست نشانوں سے ان پر ثابت کر دیتا ہے کہ میں ہی خدا ہوں۔ وہ اول پیشگوئی کے طور پر ان سے اپنی حمایت اور نصرت اور خاص طور کی دستگیری کے وعدے کرتا ہے اور پھر دوسری طرف اپنے وعدوں کی عظمت بڑھانے کے لئے ایک دنیا کو ان کے مخالف کر دیتا ہے اور وہ لوگ اپنی تمام طاقت اور تمام مکر وفریب اور ہر ایک قسم کے منصوبوں سے کوشش کرتے ہیں کہ خدا کے ان وعدوں کو ٹال دیں جو اس کے ان مقبول بندوں کی حمایت اور نصرت اور غلبہ کے بارے میں ہیں اور خدا ان تمام کوششوں کو برباد کرتا ہے۔ وہ شرارت کی تخم ریزی کرتے ہیں اور خدا اس کی جڑ باہر پھینکتا ہے۔ وہ آگ لگاتے ہیں اور خدا اس کو بجھا دیتا ہے۔ وہ ناخنوں تک زور لگاتے ہیں آخر خدا ان کے منصوبوں کو انہی پر الٹا کر مارتا ہے خدا کے مقبول اور راستباز نہایت سیدھے اور سادہ طبع اور خدا تعالیٰ کے سامنے ان بچوں کی طرح ہوتے ہیں جو ماں کی گود میں ہوں اور دنیا ان سے دشمنی کرتی ہے کیونکہ وہ دنیا میں سے نہیں ہوتے اور طرح طرح کے مکر اور فریب ان کی بیخ کنی کے لئے کئے جاتے ہیں۔ قومیں ان کے ایذا دینے کے لئے متفق ہو جاتی ہیں اور تمام نااہل لوگ ایک ہی کمان سے ان کی طرف تیر چلاتے ہیں اور طرح طرح کے افترا اور تہمتیں لگائی جاتی ہیں تا کسی طرح وہ ہلاک ہو جائیں اور ان کا نشان نہ رہے مگر آخر خدائے تعالیٰ اپنی باتوں کو پوری کر کے دکھلا دیتا ہے۔ اسی طرح ان کی زندگی میں یہ معاملہ ان سے جاری رہتا ہے کہ ایک طرف وہ مکالمات صحیحہ واضحہ یقینیہ سے مشرف کئے جاتے ہیں اور امور غیبیہ جن کا علم انسانوں کی طاقت سے باہر ہے ان پر خدائے کریم وقدیر اپنے صریح کلام کے ذریعہ سے منکشف کرتا رہتا ہے اور دوسری طرف معجزانہ افعال سے جو ان اقوال کو سچ کر کے دکھلاتے ہیں ان کے یقین کو نور علی نور کیا جاتا ہے اور جس قدر انسان کی طبیعت تقاضا کرتی ہے کہ خدا کی یقینی شناخت کے لئے اس قدر معرفت چاہئے وہ معرفت قولی اور فعلی تجلی سے پوری کی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ ایک ذرہ کے برابر بھی تاریکی درمیان نہیں رہتی۔ یہ خدا ہے جس کے ان قولی فعلی تجلیات کے بعد جو ہزاروں انعامات اپنے اندر رکھتی ہیں اور نہایت قوی اثر دل پر کرتی ہیں انسان کو سچا اور زندہ ایمان نصیب ہوتا ہے اور ایک سچا اور پاک تعلق خدا سے ہو کر نفسانی غلاظتیں دور ہو جاتی ہیں اور تمام کمزوریاں دور ہو کر آسمانی روشنی کی تیز شعاعوں سے اندرونی تاریکی الوداع ہوتی ہے اور ایک عجیب تبدیلی ظہور میں آتی ہے۔

پس جو مذہب اس خدا کو جس کا ان صفات سے متصف ہونا ثابت ہے پیش نہیں کرتا اور ایمان کو صرف گزشتہ قصوں کہانیوں اور ایسی باتوں تک محدود رکھتا ہے جو دیکھنے اور کہنے میں نہیں آئی ہیں وہ مذہب ہرگز سچا مذہب نہیں ہے اور ایسے فرضی خدا کی پیروی ایسی ہے کہ جیسے ایک مردہ سے توقع رکھنا کہ وہ زندوں جیسے کام کرے گا۔ ایسے خدا کا ہونا نہ ہونا برابر ہے جو ہمیشہ تازہ طور پر اپنے وجود کو آپ ثابت نہیں کرتا گویا وہ ایک بت ہے جو نہ بولتا ہے اور نہ سنتا ہے اور نہ سوال کا جواب دیتا ہے اور نہ اپنی قادرانہ قوت کو ایسے طور پر دکھا سکتا ہے جو ایک پکا دہریہ بھی اس میں شک نہ کر سکے۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 ص 31)

حضور انور ایدہ اللہ کے خطابات

(برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 2011ء)

جلسہ سالانہ جرمنی 2011ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات درج ذیل شیڈیول کے مطابق ایم ٹی اے پر لائیو نشر ہوں گے۔

مورخہ 24 جون 2011ء بروز جمعہ

لائیو نشریات پاکستانی وقت کے مطابق
(سہ پہر 3:00 تا 11:30 بجے رات)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ شام 5:00 بجے لائیو نشر ہوگا۔

مورخہ 25 جون 2011ء بروز ہفتہ

لائیو نشریات پاکستانی وقت کے مطابق
(دوپہر 12:30 تا 11:30 بجے رات)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب سہ پہر 3:00 بجے اور مہمانوں سے خطاب شام 7:00 بجے نشر ہوگا

مورخہ 26 جون 2011ء بروز اتوار

لائیو نشریات پاکستانی وقت کے مطابق
(دوپہر 12:30 تا 11:30 بجے رات)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب رات 8:00 بجے نشر ہوگا۔

احباب تمام پروگرام سے بھرپور استفادہ فرمائیں۔

مکرم حافظ محمد اقبال وڑائچ صاحب

یتامیٰ کی خبر گیری اور ان کا اکرام

انسانیت پر اللہ تعالیٰ نے بے پایاں احسانات نازل فرمائے ہیں۔ جہاں ایک طرف قرآن شریف جیسی عظیم کتاب نازل فرمائی ہے جس میں اپنی پاک اور کامل توحید کا بیان کیا ہے وہیں اسی کتاب میں معاشرہ کے مظلوم ومحروم طبقات کے حقوق بیان فرما کر ایک صالح معاشرہ کی متوازن ترقی کے راہنما اصول بھی عطا فرما دیئے ہیں۔

مثلاً قرآن یہ نہیں فرماتا کہ مظلوم ومحروم طبقات کی مدد کر کے تم ان پر کوئی احسان کر رہے ہو بلکہ فرماتا ہے کہ یہ اس طبقہ کا حق ہے جو تم نے ادا کرنا ہے۔ جیسے فرمایا:۔

محروم اور سوال کرنے والوں کا دوسروں کے مال میں حق ہے۔ قرآن مجید نے صرف حقوق کا ہی بیان نہیں فرمایا بلکہ ایک قدم اور بڑھ کر اس طبقہ کی خبر گیری اور اکرام کے بارے میں تعلیم دی اور اس تعلیم کو دین کی بنیادوں سے مربوط کر دیا ہے۔

یتامیٰ کی خبر گیری اور ان کا اکرام دینی تعلیمات میں سے ایک بہت اہم تعلیم ہے جس کی ادائیگی کے بنیادی احکامات سے بہت گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے جہاں دین کی بنیاد کو بیان فرمایا ہے وہاں یتامیٰ کی خبر گیری اور ان سے شفقت ومحبت اور ان کے اکرام کا ذکر بھی کیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

کیا تو نے دیکھا اس شخص کی حالت کو جو دین کو جھٹلاتا ہے؟ یہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا ہے۔

(سورۃ الماعون)

یہاں دین کی بنیاد اور اس کی تعلیمات کا یتیموں کی خبر گیری، ان سے شفقت ومحبت اور ان کے اکرام کا تعلق بیان کیا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیمات کی دو بنیادی شاخیں ہیں۔ (1) حقوق اللہ اور (2) حقوق العباد یتامیٰ کی خبر گیری اور ان کا اکرام حقوق العباد کی بنیادی تعلیمات سے تعلق رکھتا ہے۔ چنانچہ یتامیٰ کی خبر گیری اور اکرام کے بارے میں قرآن مجید نے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ سورۃ فجر کی آیت 18 کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

''یتیم پروری یہ ہے کہ انسان اپنے بچوں کی طرح دوسرے کے یتیم بچہ کو رکھے اور اپنے سلوک میں ذرا بھی فرق نہ آنے دے۔ محض کسی کو روٹی کھلا دینا اور بات ہے اور یتیم پروری اور چیز ہے۔ قرآن کریم نے جو کچھ کہا ہے وہ یہ ہے...... اے لوگو! تم یتیم کا اکرام نہیں کرتے تھے۔ یہ نہیں کہا کہ لا تطعمون الیتیم کہ اے لوگو تم یتیم کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔ اگر محض کھانے کا ذکر ہوتا تو یہاں اکرام کا لفظ نہ ہوتا بلکہ اطعام کا لفظ ہوتا۔

اکرام کا لفظ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکھا جانا صرف بتا رہا ہے کہ الٰہی منشاء یہ ہے کہ یتیموں کی ایسے رنگ میں پرورش کی جائے کہ ان کا احترام مدنظر ہو۔ یہ نہ ہو کہ صدقہ کے طور پر ان کو روٹی دی جا رہی ہو۔ (تفسیر کبیر جلد ہشتم صفحہ 568)

مزید فرمایا:۔

''عام طور پر لوگ یتیموں کو لاوارث پا کر یا تو حد سے زیادہ سختی کرتے ہیں یا پھر حد سے زیادہ نرمی۔ لوگ جھوٹے رحم سے کام لے کر انہیں کچھ نہیں کہتے اور اس طرح وہ بچے جو یتیم رہ جاتے ہیں بگڑ جاتے ہیں اور ان کی زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ تم ہر بات میں ان کی اصلاح مدنظر رکھو اور درمیانی راہ اختیار کرو۔ قرآن کریم میں ایک دوسرے مقام پر یتامیٰ کی خبر گیری کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو ان کی طرف توجہ نہیں کرتے انہیں یہ تو سوچنا چاہئے کہ کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ خود مر جائیں اور اپنے بچوں کو یتیم چھوڑ جائیں؟ (النساء:10)

اس رنگ میں اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ یتامیٰ کی پرورش اور ان کی نگہداشت ایک اہم ترین فرض ہے۔

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ 496)

رسول اکرم ﷺ کی احادیث مبارکہ میں یتامیٰ کی خبر گیری اور اکرام کے بارے میں کثرت سے بیان ہے۔ آپ خود یتیمی کے دور سے گزرے ہیں۔ اس لئے آپ اس درد سے خوب واقف تھے کہ یتیموں کا نرم ونازک دل کن کیفیتوں سے گزرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔

یتیم کا مال کھانا مہلک باتوں میں سے ہے۔

(سنن نسائی کتاب الوصایا)

آنحضرت ﷺ نے دو انگلیاں کھڑی کر کے فرمایا میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا شخص جنت میں یوں اکٹھے ہوں گے۔

(مسند احمد بن حنبل الجامع الصغیر للسیوطی صفحہ 108)

ایک اور حدیث میں ہے ''جو شخص اپنے کھانے پینے میں یتیم کو شامل کرتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔''

(مسلم کتاب الزھد)

اللہ تعالیٰ ہمیں یتامیٰ کی خبر گیری کرنے اور ان کے اکرام اور ان سے محبت وشفقت سے پیش آنے کی توفیق دے۔ اس سلسلہ میں نظام جماعت کے تحت باقاعدہ ایک دفتر جماعت کے سو سال پورے ہونے پر قائم کیا گیا تھا۔ جو الحمدللہ خلفاء احمدیت کی ہدایات کی روشنی میں ہمہ وقت خدمت انجام دے رہا ہے اور سینکڑوں بچوں کی پرورش وکفالت کی توفیق پا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یتامیٰ کی کفالت کے اس نظام سے بھرپور تعاون کی توفیق دے۔ آمین

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر نمبر 620

ایک صدی پیشتر کا آسمانی پیغام

حضرت مسیح موعود دعوت الی اللہ کے باب میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ رب عرش کے فضلوں کے منادی تھے۔ آپ کو خدائی بشارتوں کے مطابق یقین کامل تھا کہ دنیا بھر کی سعید روحیں بالآخر آپ کے پیغام امن کو دل میں نقش کر کے سینہ کو اس سے سجالیں گے اور مصائب وآلام سے بھری ہوئی یہ دنیا محبت والفت کا گہوارہ بن جائے گی۔ حضور کا مشہور شعر ہے ؎

لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود
ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد

(تریاق القلوب مطبوعہ 1902ء)

یعنی ہمارا جھنڈا ہر خوش قسمت انسان کی پناہ ہو گا اور فتح نمایاں کی ندا ہمارے نام پر بلند ہو گی۔

حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی ضلع گجرات نے اخبار بدر 19/اپریل 1906ء میں تحریر فرمایا کہ:۔

''کوئی ساڑھے تین سال کا عرصہ گزرتا ہے کہ پنجاب کی ایک مشہور درس گاہ کے صاحبزادے نے حضرت مسیح موعود کے حضور عریضہ لکھا جس کا مضمون اس کے جواب سے ظاہر ہے۔ حضرت نے کمال توجہ سے دو ورق اپنے دست مبارک سے نوازش نامہ لکھ کر ارسال فرمایا جو تا حال پبلک پر ظاہر نہ ہوا۔ میں نے بڑی مشکل سے اس کی نقل بہم پہنچائی۔ امید ہے۔ کئی سعید روحیں اس سے مستفید ہوں گی''۔

اس تعارفی نوٹ کے بعد حضرت قاضی صاحب نے امام الزماں کے مکتوب گرامی کی مکمل نقل حسب ذیل الفاظ میں سپرد اشاعت فرمائی:۔

مجبی اخویم حافظ صاحب

آپ کا خط پہنچا۔ واضح ہو کہ اکثر لوگ دعا کے اصول سے بے خبر ہیں۔ اس لئے اپنے مقاصد سے محروم رہتے ہیں۔ دعا میں یہ شرط ہے کہ اس شخص سے جس سے دعا کروانا چاہتا ہے اور جو حقیقت میں مقبول درگاہ الٰہی ہے۔ پورا پورا تعلق ارادت اور محبت کا پیدا کرے اور اس پر ثابت کرے کہ وہ ایسا ہی ہے تا دعا کرنے والے کی توجہ کامل طور پر اس کی طرف ہو جائے۔ کیونکہ جو لوگ خدا کے مقبول بندے ہوتے ہیں وہ زبانی باتوں سے متوجہ نہیں ہو سکتے۔ جب تک سچی ارادت مشہود نہ کریں اور کسی کو وفادار نہ پائیں۔ پھر دوسری دعا کے لئے یہ شرط ہے کہ ایسے شخص سے جو بطور شفیع درمیان ہو کر دعا کرتا ہے۔ ہرگز ہرگز اس سے جلدی نہ کی جاوے گو سات سال بھی گزر جائیں۔ جو دنیا کی عمر کا ایک عدد ہے۔ ایسے لوگ بہت امید سے کہا جاتا ہے کہ آخر اپنے مطلب کو پاتے ہیں۔ مگر جلدی کرنے والے اپنے مطلب کو نہیں پاتے۔ دوسرے یہ کہ چونکہ آسمان سے ایک انقلاب کا ارادہ ہو رہا ہے.......... تو پھر آپ دنیا کے اسباب سے ڈر کر کیوں اس سلسلہ سے دور رہتے ہیں کیا بجز خدا تعالیٰ کے کوئی اور بھی قادر ہے جس سے ڈرنا چاہئے۔ یقین ہے کہ اگر آپ سچے دل سے پورے جوش سے پورے صدق سے پورے وفا سے اس سلسلہ میں داخل ہوں تو کچھ مدت کے بعد خدا تعالیٰ آپ کے لئے کچھ بندوبست کرے گا۔ کیونکہ زمین وآسمان دونوں اس کے اختیار میں ہیں۔ **صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھلے کھلے طور پر آنحضرت ﷺ کو قبول کیا اور اپنے مال دولت اور اقارب کی کچھ بھی پرواہ نہ کی۔ آخر تیس 30 برس کے بعد خدا نے ان کو بادشاہ کر دیا جو شخص مرد بن کر خدا کی طرف آتا ہے اس پر رحم کیا جاتا ہے۔ گو کچھ دیر کے بعد ہی ہو** اور جو شخص مخلوق سے ڈرتا ہے اس کی عزت جناب الٰہی میں نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ شرک پر ہے مخلوق کو خدا کا شریک سمجھتا ہے۔ ایسا شخص ہمیشہ ناقص الدین رہتا ہے۔ مداہنہ سے زندگی بسر کرتا ہے۔ صحبت میں نہیں رہ سکتا ڈرتا ہے کہ کسی کو اطلاع نہ ہو۔ دیکھو طاعون کے دن ہیں غضب الٰہی مشتعل ہے۔ اول حق کو خوب تحقیق کر لو اور پھر اپنی سب عزت اس پر قربان کر دو اور اس کے لئے دکھ اٹھاؤ۔ گالیاں سنو۔ تا آسمان پر تمہاری عزت ہو اور عقدہ سربستہ کھل جائے۔

غلام احمد 17/جون 1903ء

تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکہ عرش کا نزول
چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے
ہو جاؤ خاک مرضی مولیٰ اسی میں ہے

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع : ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

حضرت مسیح موعود اور خلفاء احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں

نکاح و شادی کے اغراض و مقاصد اور اس کے حصول کے ذرائع

دعا، تقویٰ، قول سدید اور ایک دوسرے کا خیال رکھیں۔ اور دھوکہ و لالچ سے بچیں

مکرم وحید احمد رفیق صاحب

نیتوں کا اثر اجر پر پڑتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''حضرت ابوحاتم مُزنیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہوں شادی کا پیغام لے کر آئے تو اسے رشتہ دے دو۔ اس کا دین اور اخلاق ہی ہیں جن کو اہمیت دینی چاہیے۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ و فساد برپا ہو جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول اگر اس میں کوئی بات ہو تو پھر بھی۔ اس پر آپ ﷺ نے اصرار سے فرمایا جب تمہارے پاس وہ شخص شادی کا پیغام لے کر آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہوں تو اس سے نکاح کر دو۔ اور یہ بات آپ نے تین دفعہ فرمائی۔

(ترمذی۔ کتاب النکاح)

اب ''اس میں کوئی بات ہو'' سے مراد یہ ہے کہ کوئی نقص ہو۔ تو اس کے باوجود اگر اس کے دین اور اخلاق پسند ہوں تو ایسے رشتے پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ بہت اچھے نباہے جاتے ہیں۔ شادی سے پہلے حسن نیت سے متعلق رسول اللہ ﷺ نے تاکید فرمائی۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عمل کا دارومدار نیت پر ہے اور ایک آدمی کو اس کی نیت کے مطابق ہی اجر ملے گا۔ جو شخص اللہ اور رسول کی خاطر ہجرت کرتا ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول کے لیے ہوگی۔ اب یہ ضمناً لوگوں کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ یہاں بہت سے مہاجر آتے ہیں کچھ جو مجبوراً واقعی تکلیفوں کی وجہ سے ہجرت کرتے ہیں وہ اللہ اور رسول کے لیے ہجرت کرتے ہیں۔ کچھ جو پیسے دے دلا کر اور جھوٹ بول کر صرف اچھی کمائی کی نیت سے باہر آتے ہیں تو اللہ کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا ان لوگوں کی ہجرت کمائی کی خاطر ہی سمجھی جائے گی۔ کچھ ایسے ہیں جو دنیا کے حاصل ہونے یا کسی عورت سے وہاں جا کر نکاح کرنے کے لیے ہجرت کرتے ہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ دیکھو اس زمانے کا حال بھی اُس زمانے کے رسول پر بھی ظاہر تھے جو اس زمانے کا بھی ہے اور آئندہ زمانوں کا بھی۔ آج کل بہت کثرت سے یہ بات ہو گئی ہے کہ ہجرت کرتے ہیں تو صرف خوبصورت، باہر کی بیرونی لڑکی سے شادی کی خاطر تاکہ اس طرح پھر بیرونی ممالک کے ویزے اور پاسپورٹ بھی مل جائیں اور رشتہ بھی ہو جائے۔ یہ رشتہ دھوکے ہیں جن کو میں بالکل واضح طور پر بتا دینا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ایسے لڑکے کو اگر کوئی لڑکی اچھی مل بھی جائے تو خدا کے نزدیک وہ ہجرت اس عورت کی خاطر ہوگی اللہ کی خاطر نہیں ہوگی۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مارچ 2001ء الفضل انٹرنیشنل 6 اپریل 2001ء صفحہ 5)

رشتہ طے کرنے سے پہلے لڑکے یا لڑکی کو دیکھنا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''ایک روایت ترمذی سے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی لی گئی ہے۔ انہوں نے ایک جگہ منگنی کا پیغام دیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اس لڑکی کو دیکھ لو کیونکہ دیکھنے سے تمہارے اور اس کے درمیان موافقت اور الفت کا امکان زیادہ ہے'' یہی ہمارا رواج ہے اور پردہ اپنی جگہ ہے۔ لیکن ماں باپ کی موجودگی میں ہونے والے رشتہ یا رشتہ کے خواہشمند لڑکے کو ماں باپ اپنی موجودگی میں مثلاً کھانے پر بلا سکتے ہیں اور وہاں وہ جس لڑکی سے شادی کرنا مقصود ہو اس کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لے اس میں کوئی گناہ نہیں اور یہی آنحضرت ﷺ کی نصیحت ہے۔ اسی طرح بعض لوگ تصویریں بھی منگواتے ہیں لیکن تصویر سے بہتر طریقہ یہی ہے کہ لڑکا ایک دفعہ خود لڑکی کے ماں باپ کی موجودگی میں اس کو دیکھ لے۔''

(خطبہ جمعہ 19 جنوری 2001ء روزنامہ الفضل 28 مارچ 2001ء صفحہ 3-2)

اپنے معیار سے اونچا رشتہ تلاش کرنا

بعض لوگ رشتہ کے انتخاب کے وقت ظاہری معیار کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:

''بعض لوگ اپنے معیار سے اونچا چاہتے ہیں۔ بعض لڑکیاں بڑی ہو رہی ہیں اور معیار سے اونچے رشتے کی تمنا میں بیٹھی رہتی ہیں۔ اپنا معیار بھی تو دیکھیں کیا ہے۔ اسی کے برابر رشتہ بھی قبول کریں اور بعض جگہ یہ ظلم ہو رہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ولی تو باپ کو بنایا ہے لیکن ماں، وہاں باپ کے اوپر سوار ہوتی ہے اور لڑکیاں بھی اپنی ماں کی طرف داری کر رہی ہیں اور ایسی لڑکیاں سوائے اس کے کہ گھر بیٹھی بڈھی ہو جائیں اور ان کا کیا علاج کیا جائے۔ اونچے معیار بنائے ہوئے ہیں آخر اَگلے نے بھی تو معیار دیکھنا ہے۔ جس نے لڑکی ڈھونڈنی ہے، وہ بھی تو کوئی معیار چاہتا ہے۔ یک طرفہ معیار کا جو اونچے معیار کا مطالبہ ہے یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ بلکہ ہماری شادی کے رشتوں میں بہت بڑی ایک لعنت ہے۔ اس کو ختم کرنا چاہیے اور ولی خدا نے ماں کو نہیں بنایا۔ ولی باپ کو بنایا ہے۔ اس لیے باپ جہاں شادی کرنا چاہتا ہے ماں کو چاہیے وہ ہرگز دخل اندازی نہ کرے اور اپنی بیٹیوں کو بھی سمجھائے کہ باپ آخر تمہارا دشمن نہیں۔ خدا نے اس کو ولی مقرر کیا ہے۔ جس جگہ بھی وہ چاہتا ہے وہاں شادی کر لو۔ ورنہ گھر میں بیٹھی بیٹھی بڈھی ہو جاؤ گی اور کوئی تمہیں نہیں پوچھے گا۔''

(خطبہ جمعہ 19 جنوری 2001ء روزنامہ الفضل 28 مارچ 2001ء صفحہ 5)

ظاہری معیار قائم کرنا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:

''بعض کہتے ہیں لڑکی خوبصورت ہو اور لمبی ہو اور سمارٹ ہو اور اپنی صورت کبھی آئینے میں نہیں دیکھتے۔ بعض کے قد ٹھگنے ہوتے ہیں اور خود سمارٹ نہیں ہوتے لیکن لڑکی ایسی چاہتے ہیں۔ کبھی کبھی شیشہ بھی دیکھ لیا کریں اور یاد رکھیں کہ بعض دفعہ لڑکی بدصورت بھی ہو اگر خاوند خوش اخلاق ہو سیرت کی قدر کرنے والا ہو تو میرے علم میں ایسے رشتے ہیں کہ خاوند بیوی کے حسنِ خلق پر جان نچھاور کرتے ہیں اور بہت عمدگی کے ساتھ ان کا نباہ ہوتا ہے۔ پس شکل و صورت کو غیر معمولی اہمیت دینا آپ کے لیے نقصان دہ ہے۔ میں آپ کے فائدہ کی بات کر رہا ہوں اگر اچھی شکل مل جائے تو بہت بہتر ہے لیکن اگر نہ ملے تو حسن خلق اور دین کو بہر حال ترجیح دینی چاہیے۔ ورنہ بعض اوقات تو لڑکیاں پھر انتظار میں بیٹھی رہتی ہیں کہ ماں باپ اچھا رشتہ تلاش کر رہے ہیں۔ ان کا معیار اور ہے اور اس معیار کے رشتے ملتے نہیں ان کو۔ یہاں تک کہ پڑی پڑی گھروں میں بوڑھیاں ہو جاتی ہیں۔''

(خطبہ جمعہ 2 مارچ 2001ء الفضل انٹرنیشنل 6 اپریل 2001ء)

رشتہ ناطہ کے معاملہ میں نیکی اور تقویٰ کو ترجیح دینے سے برکتیں ملتی ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''بعض لوگ بچیوں کی شکل و شباہت اور بالخصوص ان کے قد کا بہت دھیان رکھتے ہیں۔ حالانکہ بعض بچیاں اتنی نیک اور سگھڑ ہوتی ہیں کہ وہ شادی کے بعد گھروں کو جنت نظیر بنا دیتی ہیں۔ اگر وہ زیادہ خوش شکل نہ بھی ہوں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ حقیقی حسن تو روحانی ہوتا ہے۔ نیکی اور عمدہ اخلاق کو اہمیت دینی چاہیے۔...... مَیں بہت کثرت سے ایسی بچیوں کو ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ جن کے قد زیادہ لمبے تو نہیں ہیں لیکن انہوں نے شادی کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے گھروں کو خوشیوں اور برکتوں سے بھر دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کو ہمیشہ مدنظر رکھا جائے کہ رشتہ ناطہ کے معاملہ میں نیکی اور تقویٰ کو بنیادی اہمیت دی جائے۔ اس کو ترجیح دینے سے برکتیں ملتی ہیں۔''

(الفضل انٹرنیشنل 8 جولائی 2005ء صفحہ 3)

رشتہ کے وقت غلط نیت رکھنا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''بعض لڑکوں کے متعلق تو صاف پتہ چل جاتا ہے کہ ان کی نیت گندی ہے، شادی کی نیت نہیں بلکہ پیسہ کمانے کی نیت ہے۔ لیڈی ڈاکٹر یا کسی پروفیشنل لڑکی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ شادی وہاں کریں گے جہاں کوئی لیڈی ڈاکٹر ہو یا اس کا کوئی پروفیشن ہو۔ تو کمائی کے لیے انہوں نے اگر کچھ کرنا ہے تو پھر کمائی کے لیے نوکر رکھ لیں لیکن یہ کہ بے ہودگی ہو۔ یہ شادی تو نہیں ہو سکتی پھر یہ شادی محض فرضی اور ناجائز ہے اور کبھی بھی نہیں نبھتی۔ جو کمائی کے لیے شادی کرتے ہیں پھر کمائی والی عورتیں جو کماتی ہیں وہ ایسا تیسا کرتی ہیں ان کے ساتھ۔ ذرا سا آپس میں اختلاف ہو جائے تو وہ کہتی ہیں جاؤ بھاگے پھرو، روٹی ہماری کھاتے ہو اور ہم سے باتیں کرتے ہو۔ تو یہ صرف حرص کی باتیں ہیں جو بہت ناپسندیدہ ہیں۔''

(خطبہ جمعہ 2 مارچ 2001ء الفضل انٹرنیشنل 6 اپریل 2001ء)

بیرون ملک کا لالچ دے کر رشتہ کرنا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

"صحیح کوائف کے متعلق اتنا ضروری ہے کہ جماعت سے مدد لی جائے کہ بعض لوگ جاتے ہیں ربوہ یا قادیان وغیرہ اور جا کے لالچ دیتے ہیں اپنے بیٹے کے متعلق کہ بہت بڑا کاروبار ہے بہت بڑی آمد ہے اور سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے۔ لیکن باہر جا کر پتہ چلتا ہے کہ کوئی کاروبار ایسا نہیں ہے اور جماعت سے بھی تعلق یونہی واجبی سا ہی ہوتا ہے تو یہاں آ کر پھر وہ بچیاں خراب ہوتی ہیں اور بہت سخت رشتہ ناطہ کے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں اور یہ شادیاں اکثر ٹوٹ جاتی ہیں۔ زیادہ تر ظلم بچیوں پر ہی ہوتا ہے۔ تو اُن کے ماں باپ باہر کی لالچ نہ کریں۔ ولایت بھجوانے کے لیے اگر لڑکے کے کوائف اونچی شان کے بھی ملیں تو جماعت سے پہلے پوچھیں۔ اگر جماعت ان کو بتا دے کہ ہاں یہ لڑکا اچھے اخلاق کا ہے اور مناسب آمد جتنی اس نے بتائی ہے اتنی ہی ہے تو پھر بے شک اس سے شادی کر دیں اس کی۔ لیکن اپنی بچیوں پر خود ظلم نہ کریں۔

لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ کا ایک یہ بھی مفہوم ہے کہ اپنے ہاتھوں سے اپنی بچیوں کے گلوں پر چھریاں نہ پھیریں۔ ساری عمر وہ ترستی اور تڑپتی رہ جاتی ہیں۔ اس لیے بیٹیوں کا معاملہ تو بہت ہی زیادہ اہم ہے ہمیشہ جماعت سے ان کے کوائف معلوم کر کے لڑکے کی طرف سے جس طرح پاکستان یا ہندوستان وغیرہ میں لالچ دی جاتی ہے اس کے کوائف معلوم کر لیں، جماعت انشاء اللہ اس معاملہ میں بہت احتیاط برتتی ہے اور اگر جو بھی جماعت کوائف مہیا کرے، اِلَّا ماشاء اللّٰہ وہ ہمیشہ ٹھیک ہی ہوتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 2 مارچ 2001ء الفضل انٹرنیشنل 6 اپریل 2001ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"اگر والدین اپنی اولاد کی صحیح تربیت کر رہے ہوں تو ایسے کیس نہیں آنے چاہئیں...... علیحدگی کی ابتداء لڑکوں کی طرف سے زیادہ ہوتی ہے...... جو رشتے باہر کے ممالک میں ہوتے ہیں ان میں جلدی نہ کیا کریں بلکہ پوری تحقیق کروایا کریں۔ شروع سے ہی اولاد کی ایسی تربیت کریں کہ بعد میں جھگڑوں کی، علیحدگی کی نوبت ہی نہ آئے۔"

(نیشنل مجلس عاملہ ناروے کے ساتھ میٹنگ 24 ستمبر 2005ء الفضل انٹرنیشنل 11 نومبر 2005ء صفحہ 13)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

"ایک اور روایت ہے ابوداؤد کتاب النکاح سے لی گئی ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جب کسی عورت سے رشتہ طے کرنا چاہے تو وہ ہو سکے تو پہلے اس کے بارہ میں تحقیق کر لے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک لڑکی سے رشتہ کرنا چاہا تو مَیں نے پہلے پوشیدہ طور پر اس کے بارہ میں معلومات حاصل کر لیں اور پھر اس سے شادی کی۔ پس پوشیدہ طور پر جماعت کے ذریعہ یا اور اپنے ذرائع سے بچی کے متعلق تحقیق ضرور کر لینی چاہیے کہ کس قسم کی ہے۔"

(خطبہ جمعہ 19 جنوری 2001ء روزنامہ الفضل 28 مارچ 2001ء صفحہ 2)

ایسے لڑکے جو بیرون پاکستان شادی کرتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"جو لڑکے پاکستان وغیرہ ملکوں سے یہاں آ کر پھر چند روز بعد اپنی بیویوں کو چھوڑ دیتے ہیں کہ ہمیں پسند نہیں ہے یا بعض لڑکے پاکستان سے اپنے ماں باپ کے کہنے پر یہاں لڑکیاں لے آتے ہیں اور بعد میں جب یہ کہتے ہیں کہ ہمیں پسند نہیں آئی ہم نے ماں باپ کے کہنے پر مجبوری سے یہ شادی کر لی تھی تو وہ ذرا اپنے جائزے لیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا یہ لڑکے جن کی وجہ سے مسائل کھڑے ہوتے ہیں دو قسم کے ہیں، ایک تو یہاں کے رہنے والے، شادی کر کے لائے اور یہ سوچ رہے ہوتے ہیں کہ کچھ عرصہ دیکھیں گے، طبیعت ملتی ہے کہ نہیں کیونکہ یہاں کے ماحول میں یہی سوچ ہو گئی ہے کہ پہلے دیکھو طبیعت ملتی ہے کہ نہیں اور اگر طبیعت نہیں ملتی تو ٹھوکر مار کے گھر سے نکال دو اور یہ لوگ پھر فوری طور پر یہاں اپنی شادیاں اور نکاح رجسٹر بھی نہیں کراتے کہ لڑکی کو کوئی قانونی تحفظات حاصل نہ ہو جائیں اور یہاں رہ کر ان کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہ کر سکے اور ایسے معاملات میں والدین بھی برابر کے قصوروار ہوتے ہیں۔ بہرحال پھر جماعت ایسی بچیوں کو سنبھالنے کی کوشش کرتی ہے لیکن ان کے یہ عمل ظاہر کر رہے ہوتے ہیں کہ یہ کسی طرح بھی جماعت میں رہنے کے حقدار نہیں ہیں۔

دوسری قسم کے لڑکے وہ ہیں جو باہر سے آ کر یہاں کی لڑکیوں سے شادیاں کرتے ہیں اور فوری طور پر نکاح رجسٹر کروانے کی کوشش کرتے ہیں اور جب نکاح رجسٹر ہو جائے اور ان کو ویزا وغیرہ مل جائے تو پھر ان کو لڑکیوں میں برائیاں نظر آنی شروع ہو جاتی ہیں اور پھر علیحدگی اور اپنی مرضی کی شادی، تو یہ دونوں قسم کے لوگ تقویٰ سے ہٹے ہوئے ہیں۔ اپنی جانوں پر ظلم نہ کریں، جماعت کو بدنام کرنے کی کوشش نہ کریں اور تقویٰ پر قائم ہوں، تقویٰ پر قدم ماریں، تقویٰ پر چلیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسے ظلم کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ان پر بھی ایک بالا ہستی ہے جو بہت طاقتور ہے"۔

(خطبہ جمعہ 10 نومبر 2006ء الفضل انٹرنیشنل یکم دسمبر 2006ء صفحہ 7)

زبردستی شادی نہ کروائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"افسوس کی بات یہ ہے، گو بہت کم ہے لیکن بعض لڑکیوں کی طرف سے بھی پہلے دن سے ہی یہ مطالبہ آ جاتا ہے کہ ہماری شادی تو ہو گئی لیکن ہم نے اس کے ساتھ نہیں رہنا۔ جب تحقیق کرو تو پتہ چلتا ہے کہ لڑکے یا لڑکی نے ماں باپ کے دباؤ میں آ کر شادی تو کر لی تھی ورنہ وہ کہیں اور شادی کرنا چاہتے تھے۔ تو ماں باپ کو بھی سوچنا چاہیے اور دو زندگیوں کو اس طرح برباد نہیں کرنا چاہیے۔"

(خطبہ جمعہ 10 نومبر 2006ء الفضل انٹرنیشنل یکم دسمبر 2006ء صفحہ 7)

پسند، ناپسند کا مسئلہ تو شادی سے پہلے دیکھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"ایک اور اہم بات جو یہاں امریکی احمدی معاشرے میں فکر انگیز طور پر بڑھ رہی ہے اور یہ بھی تقویٰ کی کمی ہے اور وہ یہ ہے کہ شادیاں کرنے کے بعد ان کا ٹوٹنا۔ کبھی لڑکی لڑکے کو دھوکہ دیتی ہے تو کبھی لڑکا لڑکی کو دھوکہ دیتا ہے۔ کبھی ایک دوسرے کے خاندان ایک دوسرے پر زیادتی کر رہے ہوتے ہیں اور عموماً زیادتی کرنے والوں میں لڑکوں کی تعداد زیادہ ہے جو اس مکروہ فعل میں ملوث ہوتے ہیں۔ شادیاں ہو جاتی ہیں تو پھر پسند ناپسند کا سوال اٹھتا ہے۔ اگر پسند دیکھنی ہے تو شادی سے پہلے دیکھیں۔ جب شادی ہو جائے تو پھر شریفانہ طریق یہی ہے کہ پھر اس کو نبھائیں۔ خصوصاً جب بچیوں کی زندگیاں اس طرح برباد کی جاتی ہیں تو زیادہ پریشانی ہوتی ہے۔ گھر والوں کے لیے بھی اور جماعت کے لیے بھی اور میرے لیے بھی۔ پس ہمارے لڑکوں اور لڑکیوں کا اگر پسند کا سوال ہو تو یہ معیار ہونا چاہیے کہ دین کیسا ہے؟ مَیں یہ نہیں کہتا کہ کفو نہ دیکھیں یہ بھی ضروری ہے۔ مگر کفو میں بھی دینی پہلو کو نمایاں حیثیت ہونی چاہیے۔ آنحضرت ﷺ نے ہمیں یہی فرمایا ہے کہ جب شادیوں کی پسند دیکھنی ہو تو بہترین رشتہ وہ ہے جس میں دینی پہلو دیکھا جاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 20 جون 2008ء الفضل انٹرنیشنل 11 جولائی 2008ء صفحہ 7-8)

ناپسند کی شادی میں بھی اللہ تعالیٰ برکت دیتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"......لڑکوں کی ایک خاص تعداد ہے جو پاکستان، ہندوستان وغیرہ سے شادی ہو کر ان ملکوں میں آتے ہیں اور یہاں آ کر جب کاغذات پکے ہو جاتے ہیں تو لڑکی سے نباہ نہ کرنے کے بہانے تلاش کرنے شروع کر دیتے ہیں، اس پر ظلم اور زیادتیاں شروع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ............(النساء : 20) کہ ان سے نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو اگر تم انہیں ناپسند کرو تو عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔ پس جب شادی ہو گئی تو اب شرافت کا تقاضا یہی ہے کہ ایک دوسرے کو برداشت کریں، نیک سلوک کریں، ایک دوسرے کو سمجھیں، اللہ کا تقویٰ اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اللہ کی بات مانتے ہوئے ایک دوسرے سے حسن سلوک کرو گے تو بظاہر ناپسندیدگی، پسند میں بدل سکتی ہے اور تم اس رشتے سے زیادہ بھلائی اور خیر پا سکتے ہو کیونکہ تمہیں غیب کا علم نہیں اللہ تعالیٰ غیب کا علم رکھتا ہے اور سب قدرتوں کا مالک ہے۔ وہ تمہارے لیے اس میں بھلائی اور خیر پیدا کر دے گا۔"

(خطبہ جمعہ 10 نومبر 2006ء الفضل انٹرنیشنل یکم دسمبر 2006ء صفحہ 7)

گھر کے امن اور خوشحالی کے حصول کا طریق

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے خطبہ نکاح فرمودہ 28 نومبر 1965ء بمقام بیت المبارک ربوہ میں فرمایا:

"جو رشتہ نکاح کے ذریعہ قائم ہوتا ہے۔ بڑا ہی نازک ہوتا ہے۔ لڑکی ایک خاندان سے ہوتی ہے اور لڑکا ایک دوسرے خاندان سے ہوتا ہے۔ ہر ایک نے اپنے اپنے ماحول میں پرورش پائی ہوتی ہے اور بعض دفعہ ان دونوں کے ماحول میں کافی اختلاف ہوتا ہے پھر ہر ایک میں اپنے ماحول کے مطابق بعض عادتیں پیدا ہو چکی ہوتی ہیں اور طبیعت کا ایک میلان قائم ہو چکا ہوتا ہے۔

اس صورت میں دونوں اپنے مانوس ماحول کو چھوڑ کر اکٹھے ہوتے ہیں اور ایک نیا گھرانہ قائم ہوتا ہے۔ اس لیے اس رشتہ کو نبھانے کے لیے بڑے صبر کی ضرورت ہوتی ہے۔ کچھ عادتیں جو بیوی کی عادات کے خلاف ہوں خاوند کو چھوڑنی پڑتی ہیں اور کچھ عادتیں جو خاوند کی عادات کے

خلاف ہوں بیوی کو ترک کرنی پڑتی ہیں۔ کیونکہ دنیاوی نقطۂ نگاہ سے بھی گھریلو امن اور خوشحالی کا ہونا ضروری ہے اور یہ امن اور خوشحالی حاصل نہیں ہوسکتی جب تک میاں بیوی میں سے ہر ایک دوسرے کا خیال نہ رکھے۔ ایثار اور قربانی سے کام نہ لے اور بعض دفعہ جذبات کو دبانے کے لیے بڑے صبر کی ضرورت ہوتی ہے۔ جذبات کو دبانا یا روکنا کوئی معمولی بات نہیں......

فرمایا ہم تمہیں ایک طریق بتاتے ہیں جس پر چلنے سے تمہیں یہ چیز حاصل ہوجائے گی۔ وہ یہ کہ اس امر کے لیے جو کوشش بھی کرو، جو قربانی بھی کرو اس کی بنیاد تقویٰ پر رکھو۔

فرمایا: جب تم بعض خلاف طبیعت باتیں برداشت کرتے ہو اور اپنے اس رشتہ کو مضبوط کرنے کے لیے اور اپنے گھر کی فضا کو خوشگوار بنانے کی خاطر اپنی مرضی کو چھوڑ رہے ہوتے ہو تو تمہاری نیت یہ ہونی چاہیے کہ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو وہ ذمہ داریاں جو ہم دونوں پر علیحدہ علیحدہ اور مشترکہ طور پر عائد ہوتی ہیں کیسے نبھا سکیں گے۔......

پس خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ تم مذہبی اور دینی ذمہ داریاں صحیح طور پر اس وقت ادا کر سکتے ہو جب تم دونوں میاں بیوی کے تعلقات اچھے ہوں اور تعلقات اسی وقت اچھے ہوسکتے ہیں جب میاں بیوی تقویٰ سے کام لیں اور ان کے تمام امور کی بنیاد تقویٰ ہو۔...... بہرحال اگر بیوی یہ سمجھے کہ ہم دونوں کی ذمہ داریاں نہایت اہم ہیں اور ان کے پورا کرنے میں خداتعالیٰ کی رضا ہے اور خود اپنی اولاد کا بھی بھلا ہے ......اسی طرح خاوند بھی یہ سوچے اور سمجھے کہ میری بیوی کا بھی اس گھرانے کی اصلاح میں فعال حصہ ہے اگر میں اس کی صحت اور آرام کا خیال رکھوں گا تو یہ میرے بچوں کی تربیت وتعلیم کا اچھا انتظام کر سکے گی تو ان دونوں کو دنیوی لحاظ سے بھی فائدہ ہوگا اور دینی لحاظ سے بھی اچھا رہے گا۔ پس میاں بیوی دونوں کو چاہیے کہ وہ ان باتوں کا خیال رکھیں، جن کی طرف ان تین آیات میں توجہ دلائی گئی ہے۔''

(روزنامہ الفضل 14 دسمبر 1965ء)

شادی میاں بیوی کے درمیان ایک معاہدہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شادی بیاہ کو مرد اور عورت کے درمیان ایک معاہدہ کی مثال کے طور پر بیان کرتے ہوئے اور دونوں میاں بیوی کو اس کی پاسداری کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اب میں گھر کی سطح پر، بعض رشتوں کی سطح پر معاہدے کی مثال دینا چاہتا ہوں۔ شادی بیاہ کا تعلق بھی مرد اور عورت میں ایک معاہدہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ عورت کو حکم ہے کہ اس معاہدے کی رو سے تم پر یہ فرائض ادا ہوتے ہیں مثلاً خاوند کی ضروریات کا خیال رکھنا، بچوں کی نگہداشت کرنا، گھر کے امور کی ادائیگی وغیرہ۔ اس طرح مرد کی بھی ذمہ داری ہے کہ بیوی بچوں کے نان نفقہ کی ذمہ داری اس پر ہے۔ ان کی متفرق ضروریات کی ذمہ داری اس پر ہے۔ اور دونوں میاں بیوی نے مل کر بچوں کی نیک تربیت کرنی ہے اس کی ذمہ داری ان پر ہے۔ تو جتنا زیادہ میاں بیوی آپس میں اس معاہدے کی پابندی کرتے ہوئے ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں گے اتنا ہی زیادہ حسین معاشرہ ہوتا چلا جائے گا۔''

(خطبہ جمعہ 19 دسمبر 2003ء الفضل انٹرنیشنل 13 فروری 2004ء صفحہ 7)

انسانی تعلقات کا صحت پر اثر

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب

(قسط اول)

انسان اکٹھے رہنے کے عادی ہوتے ہیں اور معاشرتی زندگی گزارتے ہیں۔ تعاون اور محبت سے اکٹھے رہنے کا بھی صحت پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ ایک ہی خاندان کے افراد ایک جگہ رہتے ہیں۔ ان میں ماں باپ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ کیونکہ انہی کے ذریعے سے خاندان وجود میں آتا ہے۔ پھر کئی خاندان مل کر ایک محلّہ یا گاؤں بناتے ہیں۔ پھر کئی محلے یا گاؤں مل کر شہروں اور ضلعوں کو تشکیل دیتے ہیں۔ پھر کئی شہر اور ضلع مل کر صوبے اور ملک بناتے ہیں۔ اور بالآخر ان کے مجموعہ سے دنیا وجود میں آتی ہے۔ غرض نسل انسانی ایک وحدت میں پروئی ہوئی ہے اور رنگ اور نسل کے اختلافات کو ان کے انسان ہونے کے رشتے کو توڑنا نہیں چاہئے۔ یہ حقیقت اگر تمام دنیا کے انسان سمجھ جائیں اور اس کے مطابق عمل کرنا شروع کر دیں تو بہت سے فسادات اور جھگڑے ختم ہوجائیں اور خوش حالی، امن اور سکون کا عالمی معاشرہ جنم لے سکتا ہے۔ یہ سب کچھ ایک ماں اور ایک باپ سے شروع ہوتا ہے۔ ماں کا کردار اور مقام بہت اہمیت کا حامل ہے اور اس کے خصوصی حصے یہ ہیں کہ سب سے پہلے تو وہ انسانی بچہ کا حمل اٹھاتی ہے پھر زچگی نو ماہ کی مدتِ حمل کے دوران رحمِ مادر میں اس بچے کی نشوونما ہوتی ہے۔ پھر اس نشوونما کی تکمیل کے بعد بہت دکھ اٹھا کر بچہ کو جنم دیتی ہے۔ پیدائش کے بعد اس نوزائیدہ، کمزور اور محتاج بچہ کو اپنے دودھ پر یا کسی اور طرح بڑی محنت اور محبت سے پالتی ہے۔ اسے صاف ستھرا رکھتی ہے اور اس کی ہر تکلیف سے بے چین ہوجاتی ہے۔ بالآخر وہ بچے کو مضبوط، طاقتور اور خود مختار انسان بننے میں مدد دیتی ہے۔ ہر سطح پر ماں اور بچے دونوں کی صحت کو خطرات لاحق ہوتے ہیں جن کا ایک ایک کر کے بیان کیا جائے گا اور یہ کہ موجودہ سائنس اور معلومات کے نتیجہ میں ان خطرات سے کیونکر بچا جا سکتا ہے اور اس طرح کیسے ہر فرد اور پوری نسل انسانی کی صحت کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

انسان کے خلیات میں 46 کروموسوم ہوتے ہیں جو کہ جوڑوں کی شکل میں ہوتے ہیں۔ گویا کروموسومز کے 23 جوڑے ہوتے ہیں لیکن انڈوں اور تولیدی مادے کے کیڑوں (sperms) میں یہ جوڑے نہیں ہوتے بلکہ ان میں کروموسومز اکیلے اکیلے ہوتے ہیں یعنی 23 کروموسوم ہوتے ہیں۔ جب انڈہ اور سپرم ملتے ہیں تو کروموسوم کی تعداد پوری 46 ہوجاتی ہے۔ اس طرح تشکیل پانے والا یہ خلیہ بڑی تیزی سے بڑھنا شروع کر دیتا ہے اور مناسب تبدیلیوں کے بعد نو مہینے میں پورا بچہ بن کر سامنے آجاتا ہے۔ اس بچے کے تمام خلیات کے آدھے کروموسوم باپ سے اور آدھے ماں سے ملتے ہیں۔ کروموسومز مزید چھوٹے چھوٹے ذرات سے بنے ہوئے ہوتے ہیں جن کو جینز (genes) کہا جاتا ہے اور یہ بھی کروموسومز کی طرح جوڑے جوڑے (pairs) کی شکل میں ہوتے ہیں۔ انسان کی شکل صورت اور تمام خصوصیات کا انحصار انہی ذرات پر ہوتا ہے جن میں سے ایک باپ اور دوسرا ماں کی طرف سے آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بچوں کی شکل صورت، عادات، طور طریقے اور بیماریاں اپنے ماں باپ سے ملتی ہیں۔

انہی کروموسومز کی بناوٹ کی وجہ سے بچے کی جنس بھی ظہور میں آتی ہے۔ کروموسوم کا تیئیسواں جوڑا جنسی کروموسوم (sex chromosome) کہلاتا ہے اور عورتوں میں یہ مکمل صورت میں ہوتا ہے اور xx کروموسوم کہلاتا ہے جبکہ مردوں میں یہ صرف آدھا ہوتا ہے اور xy کروموسوم کہلاتا ہے۔ کروموسوم اور جینز میں جوڑے ہونے کا یہ فائدہ ہے کہ اگر اس جوڑے میں سے ایک جین تندرست نہ بھی ہو اور کسی بیماری کو پیدا کرنے کی خاصیت رکھتا ہو تو دوسرا جین جو تندرست ہے اس کی وجہ سے انسان کو خراب جین کی بیماری لاحق نہیں ہوتی یا کم ہوتی ہے۔ لیکن اگر دونوں جینز خراب ہوں تو ان کی بیماری شدت کے ساتھ ظاہر ہوجاتی ہے۔ اس کی مثال خون کی کمی کی ایک بیماری جس کو تھیلاسیمیا (thallasaemia) کہتے ہیں اس سے واضح ہوجائے گی۔ اگر دو میں سے ایک جین خراب ہو تو معمولی خون کی کمی ہوتی ہے لیکن اگر دونوں خراب ہوں تو اس قدر شدید بیماری ہوتی ہے کہ جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔

بعض بیماریاں جنسی کروموسوم کے جینز کی خرابی کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ اگر اس کروموسوم پر کوئی ناقص جین کسی عورت میں پیدائشی طور پر آجائے جب کہ اس جین کا دوسرا جوڑا تندرست ہو تو اس عورت کو ناقص جین کی وجہ سے بیماری لاحق نہیں ہوتی۔ وہی خراب جین اگر مرد میں ہو تو چونکہ وہ اکیلا ہوتا ہے اس لئے مرد میں بیماری ظاہر ہوجاتی ہے۔ اس کی مثال پٹھوں کی کمزوری کی ایک بیماری muscular dystrophy ہے جس کا جین اس جنسی کروموسوم پر ہوتا ہے۔ لڑکیوں میں اگر یہ جین موجود ہو تو انہیں کوئی بیماری نہیں ہوتی لیکن لڑکوں میں وہی خراب جین ایک مہلک مرض کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ غرض جینز کا صحیح انتخاب شادی کے معاملات میں بہت اہمیت رکھتا ہے اور یہ ایک باقاعدہ سائنس ہے جسے جینیٹکس (genetics) کہتے ہیں۔ قریبی رشتہ داروں یعنی کسی شخص کے ماں باپ، بہن بھائی، خالہ ماموں، پھوپھی چچا وغیرہ کے جینز ایک دوسرے سے بہت مشابہ ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر رشتہ دار ایک دوسرے سے شکل صورت، عادت، خصلت اور صحت میں مشابہ ہوتے ہیں۔ لیکن ایسے رشتہ داروں کی اگر ایک دوسرے سے شادی ہوجائے تو اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں میں بہت زیادہ موروثی بیماریوں کا احتمال ہے کیونکہ خراب جینز کے جوڑے اکٹھے ہونے کا امکان بہت بڑھ جاتا ہے۔ نسل انسانی کو عمومی طور پر اس قسم کی موروثی بیماریوں سے محفوظ رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ ایسے اصول ہوں جن پر عمل کر کے ایسی بیماریوں سے بچاؤ کی صورت نکل سکے۔ غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن ایسی ہدایات دیتا ہے ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔ سب سے پہلے تو یہ حقیقت بیان کی ہے کہ نطفہ میں ماں باپ دونوں کا حصہ ہے۔ فرمایا:۔

''یقیناً ہم نے انسان کو ایک مرکب نطفہ سے پیدا کیا جسے ہم طرح طرح کی شکلوں میں ڈھالتے ہیں۔ پھر اسے ہم نے سننے (اور) دیکھنے والا بنادیا''۔ (الدھر آیت:3)

اس مرکب نطفہ کے حصول کیلئے جن احتیاطوں کی اہمیت ہے وہ بھی پوری وضاحت سے بیان ہوئی ہیں جیسے کہ درج ذیل آیت ہے۔

''تم پر تمہاری مائیں حرام کردی گئی ہیں اور

تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اورتمہاری خالائیں اور بھائی کی بیٹیاں اور بہن کی بیٹیاں اورتمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے اورتمہاری رضاعی بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور جن بیویوں سے تم ازدواجی تعلقات قائم کرچکے ہو ان کی وہ پچھلگ بیٹیاں بھی تم پر حرام ہیں جو تمہارے گھر میں پلی ہوں۔ ہاں اگر تم ان (یعنی بیویوں) سے ازدواجی تعلقات قائم نہ کر چکے ہو تو پھر تم پر کوئی گناہ نہیں۔ نیز تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں بھی جو تمہاری پشت سے ہوں۔ نیز یہ بھی (تم پر حرام ہے) کہ تم دو بہنوں کو (اپنے نکاح میں) اکٹھا کرو سوائے اس کے جو پہلے گزر چکا۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے"۔ (النساء:24)

اسی مضمون کو اگلی آیت میں مزید وسعت دے کر ایک اور اہم بات واضح کردی گئی ہے کہ نسل انسانی کی بقاء اور بہبود کے لئے ہر بچے کی صحیح جینیاتی بناوٹ (genetic make up) جاننی ضروری ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

"اور عورتوں میں سے وہ (بھی تم پر حرام ہیں) جن کے خاوند موجود ہوں"۔ (النساء: 25)

یہ معاملہ اتنا اہم ہے کہ وہ بیوہ عورتیں جن کے خاوند وفات پا جائیں یا وہ عورتیں جو طلاق کی وجہ سے اپنے خاوندوں سے علیحدگی اختیار کرلیں ان کیلئے ضروری ہے کہ چار مہینے اور دس دن کے عرصہ کی مدت وہ اپنے گھروں میں گزاریں اور انہیں اس عرصہ میں دوسری شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے اسے عدت کا نام دیا جاتا ہے اور اس کا ایک مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی حمل اپنے سابقہ خاوند سے ہو تو ظاہر ہو جائے کیونکہ یہ پابندی ایسی مطلقہ عورت پر نہیں ہے جس کی طلاق اس کے خاوند سے تعلقات سے پہلے ہی ہو جائے۔ چنانچہ وہ آیات قرآنی جن میں یہ مضمون بیان ہوا ہے درج ذیل ہیں۔

"اور تم میں سے جو لوگ وفات دئے جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں۔ تو وہ (بیویاں) چار مہینے اور دس دن تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔ پس جب وہ اپنی (مقررہ) مدت کو پہنچ جائیں۔ تو پھر وہ (عورتیں) اپنے متعلق معروف کے مطابق جو بھی کریں اس بارہ میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے"۔

(البقرة آیت:335)

"اور مطلقہ عورتوں کو تین حیض کی مدت تک اپنے آپ کو روکے رکھنا ہوگا۔ اور ان کے لئے جائز نہیں، اگر وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتی ہیں کہ وہ اس چیز کو چھپائیں جو اللہ نے ان کے رحموں میں پیدا کردی ہے...." (البقرة آیت:229)

"اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر اس سے پہلے انہیں طلاق دے دو کہ تم نے انہیں چھوا ہو تو ان کے اوپر تمہاری طرف سے کوئی عدت نہیں جس کا تم شمار رکھو۔ پس انہیں کچھ متاع دو اور انہیں خوبصورت طریق پر رخصت کرو"۔

(الاحزاب آیت:50)

انفیکشن کا احتمال

عورتوں میں حمل مباشرت کے نتیجہ میں قرار پاتا ہے اور یہ انسانی نسل کی بقاء کے لئے ضروری ہے۔ لیکن صحت کے لئے ضروری ہے کہ مرد اور عورت دونوں ہی اس عمل کے دوران ہر قسم کی صفائی کا التزام کریں۔ حیض کے ایام میں مباشرت بہت نقصان دہ ہوسکتی ہے۔ صفائی کا خیال نہ رکھنے کے نتیجہ میں بہت سی خطرناک بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ تمام بیماریاں جن کا ذکر ذیل میں کیا جائے گا چھوت کی بیماریاں ہیں اور ایک انسان سے دوسرے کو جسمانی تعلق کے نتیجہ میں لگ جاتی ہیں۔

کلے مڈیا (chlamydia) ایک قسم کا جراثیم ہے جو اعضائے مخصوصہ پر حملہ کرتا ہے اور بانجھ پن کی بیماری پیدا کردیتا ہے۔ بیکٹیریا کی بیماریوں میں سوزاک اور آتشک بے حد خطرناک ہیں اور اگر صحیح علاج نہ ہو سکے تو لمبے عرصہ تک چلتی رہتی ہیں اور بالآخر بہت تکلیف دہ موت کا موجب ہوتی ہیں۔ وائرس کی وجہ سے بھی بہت سی بیماریاں ہوتی ہیں جن میں سے سرفہرست ایڈز (HIV/AIDS) کی بیماری ہے۔ یہ وائرس جسم کے دفاعی نظام پر حملہ کرکے اسے ناکارہ کردیتا ہے جس کے نتیجہ میں جسم پر ہر قسم کے جراثیم حملہ کردیتے ہیں اور جسم ان کے مقابلے کی طاقت نہ ہونے کی وجہ سے بالآخر ہلاک ہو جاتا ہے۔ شروع شروع میں یہ بیماری غیر فطری مباشرت کرنے والے مردوں میں شناخت ہوئی اور وہ بہت بڑی تعداد میں اس بیماری سے ہلاک ہونے شروع ہوگئے کیونکہ اس کا کوئی علاج دریافت نہیں ہوا تھا۔ جوں جوں یہ بیماری پھیلتی گئی عورتوں اور بچوں میں بھی یہ مرض پھیل گیا۔ امریکہ، یورپ افریقہ اور ایشیا کے ایسے ممالک جہاں جنسی بے راہ روی زیادہ ہے وہاں پر یہ بیماری طاعون کی طرح پھیل گئی اور بہت کثرت سے اموات ہونے لگیں۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد ایسی ادویات دریافت ہوگئیں جو اس وائرس کو ہلاک کردیتی ہیں۔ اس وجہ سے اس مرض کا علاج ممکن ہوگیا لیکن اس کی دوائیاں بہت مہنگی اور زہریلی ہوتی ہیں۔ ان دوائیوں کے برے اثرات میں سے دل کا دورہ اور جگر اور گردے کی خرابیاں ہیں۔ افریقہ کے غریب ممالک اور ہندوستان وغیرہ ممالک میں ایسے بہت سے مریض دوائیوں کی قیمت ادا نہ کرسکنے کے باعث اب بھی بغیر علاج کے ہلاک ہو جاتے ہیں۔

ایک اور وائرس جو اعضائے مخصوصہ پر حملہ کرتا ہے وہ ہیومن پپی لوما وائرس (human pappiloma virus/HPV) کہلاتا ہے اس وائرس کے حملے کے بعد کینسر کا مرض ہو جاتا ہے اور ایسے مردوں اور عورتوں کو چھوٹی عمر میں اعضائے مخصوصہ کا سرطان ہو جاتا ہے اور ان کی ہلاکت کا موجب بنتا ہے۔ اس وائرس کے خلاف اب حفاظتی ٹیکہ بنایا جا چکا ہے اسی طرح جیسے کہ بہت سی دوسری وائرس کی بیماریوں چیچک۔ خسرہ اور پولیو کے حفاظتی ٹیکے پہلے ہی بنائے جا چکے ہیں اور بچوں کو لگائے جاتے ہیں۔

وائرس کی اور بھی چھوت کی بیماریاں ہوتی ہیں جو مباشرت کے نتیجہ میں ایک انسان سے دوسرے کو لگ جاتی ہیں۔ ان میں ہرپیں سمپلکس (herpes simplex) ہے جو جسم کے کسی بھی حصے کو متاثر کرسکتا ہے لیکن اعضائے مخصوصہ کے لئے بہت تکلیف دہ ہے۔ ہیپاٹائٹس بی اور سی کے وائرس ہیں جو جگر پر حملہ کرکے پہلے سوزش اور پھر کینسر تک نوبت پہنچاتے ہیں۔

ان تمام بیماریوں پر بہت تحقیق ہوئی ہے اور یہ امر سامنے آیا ہے کہ یہ بیماریاں ایسے لوگوں پر حملہ کرتی ہیں جو غیر فطری مباشرت اور جنسی بے راہ روی کے عادی ہوتے ہیں۔ وہ جوڑے جو شادی شدہ ہوں اور صاف ستھری زندگی گزارتے ہوں وہ ان بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مختون مرد اور ان کی بیویاں بھی ان بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ اس تحقیق کے مطابق ان بیماریوں سے بچنے کے لئے چھوٹی عمر کے لڑکوں کے ختنہ کا آپریشن کیا جائے۔ جوان ہونے کے بعد بقائے نسل کے لئے شادی کی جائے اور صاف ستھری زندگی گزاری جائے تو یہ بیماریاں نابود ہوسکتی ہیں۔ لیکن افسوس کہ دنیا کے لوگوں کی اکثریت ان سیدھے سادے حفظان صحت کے اصولوں پر عمل کرنے کو تیار نہیں ہے۔ دنیا کے اکثر علاقوں میں عیسائی، ہندو یا دہریہ لوگ آباد ہیں اور وہ مردوں میں ختنہ کروانے کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ جنسی بے راہ روی اتنی عام ہے کہ سکولوں میں اکٹھے پڑھنے والے تیرہ چودہ سال کے لڑکے اور لڑکیاں ان کاموں میں کوئی حجاب محسوس نہیں کرتے اور مندرجہ بالا خوفناک بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی لڑکیاں حاملہ ہو جاتی ہیں جس کے نتیجہ میں تمام معاشرے کے امن اور سکون پر منفی اثرات پڑتے ہیں۔

افریقہ کے بعض ممالک میں ایڈز کی بیماری میں بہت سے یتیم بچے مبتلا ہیں جن کے والدین اس بیماری سے پہلے ہی ہلاک ہو چکے ہیں اور اب ان بچوں کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی بھی نہیں رہا۔ غرض یہ ایک دردناک داستان ہے جو زبان حال سے اس جنسی بے راہ روی کا رونا رو رہی ہے جو دنیا میں عام ہو چکی ہے۔ موجودہ زمانے کی فلمیں، ٹیلی وژن، ویڈیو، انٹرنیٹ اور اخبارات بڑے زور و شور سے اسی قسم کی زندگی گزارنے کی دعوت دے رہے ہیں۔ چنانچہ ان وجوہات کے باوجود تمام احتیاطی تدابیر اور بچوں کے تعلیمی نصاب اور تربیت کے یہ تمام بیماریاں بڑھتی چلی جاتی ہیں اور دنیا کے بعض ممالک میں زندگی کا روزمرہ کا معمول بن چکی ہیں۔ ان سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟ اس کے متعلق دیکھتے ہیں کہ قرآن کیا ہدایات دیتا ہے۔

جماعت کی حیرت انگیز ترقی

حضرت مصلح موعود خطبہ جمعہ یکم فروری 1935ء میں فرماتے ہیں:۔

جتنے آدمی آج میرے جمعہ میں ہیں حضرت مسیح موعود کی زندگی کے آخری جلسہ میں اس سے چوتھا حصہ جلسہ سالانہ میں تھے۔ قبر سے گز بھر ورے تک (بیت) تھی اور جہاں میں کھڑا ہوں صرف یہاں سے وہاں تک آدمی تھے اور آپ بہت خوش تھے کہ ہماری جماعت پھیل گئی ہے مگر آج اس سے چار گنا جمعہ میں ہیں۔ عورتیں اس کے سوا ہیں اگر انہیں بھی شامل کرلیا جائے تو چار گنے سے بھی زیادہ آدمی آج جمعہ میں ہیں اور غور کرو یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا فضل ہے پھر کوئی دن ایسا نہیں کہ جماعت میں اضافہ نہ ہو اور یہ ایسی بات ہے کہ بعض انگریزوں سے میں نے دوران گفتگو میں اس کا ذکر کیا تو وہ حیران رہ گئے۔ میری خلافت کے بیس سالہ عرصہ میں مجھے یاد نہیں کوئی دن بھی ایسا گزرا ہو جب کوئی شخص جماعت میں داخل نہ ہوا ہو۔ بعض دنوں میں تو بیسیوں سینکڑوں تک داخل ہوتے ہیں مگر ایک دو سے خالی دن تو کبھی نہیں ہوا۔ غور کرو کتنا لمبا عرصہ ہے، اکیسواں سال ختم ہونے والا ہے مگر ایک دن میری زندگی کا ایسا نہیں گزرا کہ کوئی احمدی نہ ہوا ہو۔ اول تو ڈاک میں ہی درخواست بیعت میں کبھی ناغہ نہیں ہوا لیکن اگر ڈاک میں کوئی ایسا خط کبھی نہ آئے تو میں جب باہر نکلا تو (بیت) میں ہی کسی نے بیعت کرلی۔ پس اللہ تعالیٰ نے میرے زمانہ میں جماعت کو غیر معمولی ترقی دی ہے اور پھر منظّم ترقی۔ جو لوگ آتے ہیں وہ ٹھہرتے ہیں استقلال دکھاتے ہیں اور ایک لڑی میں پروئے جاتے ہیں اور جماعت برابر بڑھتی جارہی ہے۔ پچھلی مردم شماری کے موقع پر مردم شماری کے افسر نے صوبہ سرحد کے متعلق سرکاری رپورٹ میں لکھا کہ جماعت احمدیہ چار گنا بڑھ گئی ہے اور اہلحدیث فرقہ کم ہوگیا ہے پس جماعت احمدیہ کی ترقی ایسے رنگ میں چلتی ہے کہ دوست دشمن سب کو حیرت میں ڈالتی جارہی ہے۔

(خطبات محمود جلد 16 ص 85)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم خلیل احمد باجوہ صاحب معلم وقف جدید غازی اندرون ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت غازی اندرون ضلع شیخوپورہ کے قائد مجلس خدام الاحمدیہ مکرم ابراہیم احمد صاحب ابن مکرم وارث احمد صاحب نے 26 سال کی عمر میں قرآن مجید کا پہلا دور 5 ماہ میں خاکسار سے مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 15 مئی 2011ء کو ان کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم رضوان احمد باجوہ صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے ان سے قرآن کریم کے مختلف حصے سنے اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے اور قرآن کریم کی تعلیم پر کما حقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد الطاف خان صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں محمد صدیق صاحب آف ڈیرہ غازیخان مورخہ 19 مئی 2011ء کو ڈیرہ غازیخان میں بعمر 92 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ مکرم مولوی محمد عثمان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان کی بہو اور مکرم محمد حیات خان صاحب آف ملتان کی بڑی بیٹی تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ بعد نماز ظہر ڈیرہ غازی خان میں ادا کی گئی بوجہ موصیہ ہونے کے جنازہ ربوہ لایا گیا اور بعد نماز عشاء محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ناظر دعوت الی اللہ نے بیت مبارک میں مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم قریشی سراج الحق صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ باقاعدہ خود بھی قرآن کریم کی تلاوت کرتیں اور بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھاتی رہیں۔ بہت نیک اور خوش اخلاق تھیں۔ مرحومہ کی اولاد میں سے کوئی زندہ موجود نہ تھا۔ ان کے نواسے مکرم آغا انعام اللہ صاحب نے مرحومہ کی لمبا عرصہ محبت سے خدمت کی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور سب عزیزان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

محترم قریشی محمد سعید صاحب کی وفات

مکرم محمد زاہد قریشی صاحب سیکرٹری مال کامرہ ضلع اٹک تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم قریشی محمد سعید صاحب سابق کارکن جامعہ احمدیہ مورخہ 9 جون 2011ء کو لاہور میں وفات پا گئے۔ آپ مکرم و محترم قریشی محمد حنیف صاحب مرحوم المعروف سائیکل سیاح کے فرزند تھے۔ گزشتہ تین سال سے آپ شوگر اور گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے تھے۔ تین ماہ سے لاہور میں زیادہ بیماری نے زور پکڑا تو آپ اپنے صاحبزادے کے ہاں مقیم ہوئے اور وہیں پر آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کے فرزند جنازہ لے کر ربوہ آئے اور 11 جون کو محترم ملک خالد مسعود صاحب نے بعد از نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد محترم راجہ نصیر احمد ناصر صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے دعا کروائی۔ آپ نے لمبا عرصہ جامعہ احمدیہ میں بطور کلرک کام کیا ریٹائر ہونے کے بعد آپ کو بیوت الحمد کالونی میں صدر جماعت کے طور پر بھی کام کرنے کی سعادت ملی۔ محلہ رحمٰن کالونی میں آنے کے بعد محلہ کی مجلس عاملہ میں مختلف شعبہ جات میں خدمت کرتے رہے۔ آپ نے فرقان فورس میں بھی خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے تین بیٹے مکرم قریشی جمیل احمد صاحب لندن، خاکسار، مکرم طاہر احمد قریشی صاحب اور ایک بیٹی مقیم کراچی اور پوتے پوتیاں اور نواسہ نواسی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور والد محترم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمات سلسلہ کی توفیق عطا کرے۔ آمین

اعلان داخلہ

نیشنل یونیورسٹی آف کمپیوٹر اینڈ انجینئرنگ سائنسز (FAST) نے درج ذیل شعبہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

بی ایس: اکاؤنٹنگ اینڈ فنانس، الیکٹریکل، سول انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنسز

ایم ایس: الیکٹریکل انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنسز سافٹ ویئر پروجیکٹ مینجمنٹ، مکینیکل سائنسز، ایم بی اے

پی ایچ ڈی: مینجمنٹ سائنسز، الیکٹریکل انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنسز، میتھ میٹیکل سائنسز

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 4 جولائی 2011ء ہے۔ آن لائن اپلائی کرنے کیلئے ویب سائٹ www.nu.edu.pk وزٹ کریں۔ فون: 042-111128128

(نظارت تعلیم)

نکاح

مکرم آصف احمد صاحب متعلم درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ کوثر پروین صاحبہ بنت مکرم رانا محمد شریف صاحب دارالیمن غربی ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم فرحان احمد صاحب واقف زندگی کارکن شعبہ اشاعت انصاراللہ پاکستان ابن مکرم محمد ذکاء اللہ صاحب سمن آباد لاہور بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر مورخہ 4 جون 2011ء کو بعد نماز عصر بیت المہدی گولبازار ربوہ میں مکرم محمد محمود طاہر صاحب ایڈیٹر ماہنامہ انصاراللہ نے کیا۔ مکرمہ کوثر پروین صاحبہ مکرم رانا مقبول احمد صاحب آف چک نمبر 55 گ۔ب جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کی پوتی اور مکرم رانا علی احمد صاحب بھکی آنہ ضلع شیخوپورہ کی نواسی ہیں۔ جبکہ مکرم فرحان احمد صاحب مکرم راجہ زین العابدین صاحب آف مڈھ رانجھا کے پوتے اور مکرم میاں عبدالحفیظ صاحب ابن حضرت میاں اللہ رکھا صاحب آف ترگڑی رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ترکہ مقبول بیگم صاحبہ زوجہ مرزا بشیر احمد صاحب)

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ مقبول بیگم صاحبہ وفات پا چکی ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 24/63 دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ ایک کنال بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرم مرزا نصیر احمد صاحب (بیٹا)
(2) مکرمہ مسرت بیگم صاحبہ (بیٹی)
(3) مکرمہ نسرین اختر صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرمہ نثار بیگم صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرمہ گلزار بیگم ناصر صاحبہ (بیٹی)
(6) مکرمہ پروین اختر صاحبہ (بیٹی)
(7) مکرمہ حمیرہ جبیں صاحبہ (بیٹی)
(8) مکرمہ صفیہ منیر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

رپورٹ طبی معائنہ

(واقفین نو کلاس ہشتم تا دہم)

مکرم محمد ماجد اقبال صاحب سیکرٹری وقف نو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے شعبہ وقف نو ربوہ کے تحت مورخہ 14 تا 25 مئی 2011ء کلاس ہشتم تا دہم میں پڑھنے والے واقفین نو کا طبی معائنہ کروایا گیا۔ طبی معائنہ روزانہ شام 5 تا 7 بجے مکرم ڈاکٹر الطاف الرحمٰن صاحب اپنے کلینک فضل عمر ہسپتال میں کام کرتے رہے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے بچوں کو طبی معائنہ کے وقت دانتوں کی صفائی کے علاوہ اپنے گلے اور معدہ کی حفاظت کیلئے خاص طور پر ہدایات دیں۔

تفصیلی طبی معائنہ کے بعد ہر واقف نو کو مکرم ڈاکٹر صاحب کی ہدایت کے مطابق تیار کردہ پرچی پر معائنہ رپورٹ اور ہدایات ان کے گھروں میں بھجوائی گئیں اور تمام واقفین کے طبی معائنہ کی تفصیلی رپورٹ ایک فارم پر درج کی گئی جس کے مطابق آئندہ بھی ان کی صحت و علاج کے غرض سے رابطہ رکھا جائے گا۔ اس طبی معائنہ میں ربوہ بھر سے 54 حلقہ جات کے 254 واقفین نو شامل ہوئے۔ اسی طرح مورخہ 20 مئی 2011ء کو مکرم ڈاکٹر عبدالوحید صاحب نے نصیر آباد غالب کی چھوٹے بچے/بچیوں کا طبی معائنہ کیا۔

اس طبی معائنہ میں 46 واقفین نو/ واقفات نو شامل ہوئے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے بچوں کے معائنہ کے ساتھ ادویات بھی تجویز کیں۔ والدین سے التماس ہے کہ طبی معائنہ کی رپورٹ کے مطابق بچے کی صحت کا خیال رکھیں۔ اللہ تعالیٰ تمام واقفین نو کو صحت و سلامتی والی لمبی اور فعال زندگی عطا فرمائے تاکہ وہ بھرپور خدمات دینیہ بجا لاسکیں۔ آمین

خورشید ہئیر آئل
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خبریں

وہ کون ہیں جن کے سامنے قانون بے بس ہے

صحافی سلیم شہزاد کے قتل کے خلاف صحافیوں کے شاہراہ دستور پر دھرنے میں اخبار نویسوں سے اظہار یکجہتی کرتے ہوئے مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ سلیم شہزاد کا قتل صحافت کا قتل ہے، وہ کون لوگ ہیں جن کے سامنے آئین وقانون اور ریاست بے بس ہے، وہ کون لوگ ہیں جو غیر جانبدار کمیشن نہیں بننے دے رہے۔ ہمارا عزم ہے جب تک انصاف نہیں ملتا، انصاف کا دروازہ کھٹکھٹاتے رہیں گے۔

امریکی ڈرون طیاروں کے 3 میزائل حملے 16 افراد جاں بحق

شمالی اور جنوبی وزیرستان میں امریکی جاسوس طیاروں کے تین حملوں میں 16 افراد جاں بحق ہو گئے اطلاعات کے مطابق پہلا حملہ جنوبی وزیرستان کے علاقے میں کیے گئے۔ اس حملے میں 4 افراد ہلاک ہوئے۔ دوسرے حملے میں جاسوس طیارے نے عسکریت پسندوں کے ملانذیر گروپ کے ایک کمپاؤنڈ کو نشانہ بنایا اور 2 میزائل داغے گئے جس کے نتیجے میں 6 افراد مارے گئے۔ بعدازاں شمالی وزیرستان میں رزمک روڈ پر جاسوس طیارے نے تیسرا میزائل حملہ کیا، عیسیٰ چیک پوسٹ کے قریب اس حملے میں 6 افراد ہلاک ہوگئے۔

ضمنی الیکشن کو تحفظ دینے کے لئے 20ویں ترمیم کا مسودہ منظور

وفاقی کابینہ نے سپریم کورٹ کی ہدایت کی روشنی میں الیکشن کمیشن کی تشکیل اور اس کے اراکین کی تعیناتی کا کام مکمل کرنے کے بعد اس حوالے سے 20ویں آئینی ترمیم کے مسودہ کی حتمی منظوری دے دی۔ وفاقی کابینہ کا اجلاس وزیراعظم کی صدارت میں ہوا۔

دہشتگردی عالمی سلامتی کے لئے خطرہ ہے

شنگھائی تعاون تنظیم کی دسویں سالگرہ کے موقع پر رکن ملکوں کا سربراہ اجلاس قازقستان کے دارالحکومت آستانہ میں ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے صدر آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ دہشت گردی خطے اور عالمی سلامتی کے لئے خطرہ ہے اس کے خاتمے کے لئے عالمی سطح پر مربوط کوشش کرنا ہوگی۔

پاکستان میں طویل ترین چاند گرہن ساڑھے پانچ گھنٹے تک دیکھا گیا

محکمہ موسمیات کے مطابق پاکستان میں طویل ترین چاند گرہن 16 جون کی رات 10 بجکر 30 منٹ سے شروع ہو کر صبح 4 بجکر ایک منٹ پر ختم ہو گیا جو پاکستان سمیت متعدد ممالک میں دیکھا گیا۔

آئی ایس آئی اور حقانی نیٹ ورک تعلق کا ثبوت نہیں

امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستانی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی اور حقانی نیٹ ورک کے تعلق کا ثبوت نہیں ہے۔ پاکستان کو امداد کی فراہمی دونوں ممالک کی قومی سلامتی کے مفاد میں ہے۔

پنجاب اسمبلی میں ہنگامہ آرائی

پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر راجہ ریاض کی طرف سے اجلاس شروع ہوتے ہی سابق وفاقی وزیر بابر اعوان کو وزیر قانون کی طرف سے قتل کی دھمکیاں دینے، وزیر قانون رانا ثناء اللہ کو شیطانی ذہن قرار دینے اور پنجاب کو خروٹ آباد بنانے جیسے جملوں کے بعد پنجاب اسمبلی میں شدید ہنگامہ آرائی ہوئی جس پر سپیکر کو ایک گھنٹے کے لئے اجلاس ملتوی کرنا پڑا اور اپوزیشن اراکین نے پنجاب اسمبلی کے باہر مظاہرہ کیا اور نعرے لگائے۔

11 ماہ کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں 30 فیصد ریکارڈ کمی

براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں رواں مالی سال جولائی سے مئی کے دوران 30 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی، جولائی سے مئی تک براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی مالیت ایک ارب 39 کروڑ 20 لاکھ ڈالر جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں ملک میں ہونے والی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی مالیت ایک ارب 98 کروڑ ڈالر تھی۔

پٹرول کی قلت برقرار

پنجاب کے کئی شہروں میں پٹرول کی بدترین قلت جاری ہے اور پٹرول پمپوں پر گاڑی اور موٹر سائیکلوں کی لمبی قطاریں لگی رہتی ہے۔ کئی شہروں میں پٹرول بلیک میں 150 روپے تک فروخت ہو رہا ہے۔ جبکہ قومی اسمبلی کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے ملک میں پٹرول کی قلت پر شدید برہمی کا اظہار کیا ہے اور وزارت پٹرولیم و قدرتی وسائل کو پٹرول کی قلت کے ذمہ داروں کا تعین کر کے 2 روز میں رپورٹ طلب کر لی ہے۔

رمضان میں 4 ارب روپے کی سبسڈی دیں گے

وزیراعلیٰ پنجاب کے سینئر مشیر ذوالفقار کھوسہ نے کہا ہے کہ اگلے مالی سال کے دوران رمضان پیکج کے تحت پنجاب حکومت غریب عوام کے لئے 4 ارب روپے کی سبسڈی دے گی جبکہ گندم اور آٹے کی قیمت کو مناسب سطح پر رکھنے کے لئے ہر ممکن اقدام کیا جائے گا۔

☆......☆......☆

طلبہ کے لئے عطیات کی ضرورت

۞ مستحق اور غریب طلبہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں امداد طلبہ کا شعبہ قائم ہے۔ جس میں مخیر احباب عطیات اور مالی معاونت کرتے ہیں تو سینکڑوں طلباء و طالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس شعبہ پر بہت مالی بوجھ ہونے کی وجہ سے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مال ونفوس میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

(نگران امداد طلبہ۔ نظارت تعلیم ربوہ)

ضرورت ڈرافٹسمین

۞ نظامت جائیداد صدر انجمن احمدیہ کو ایک مخلص اور خدمت کا جذبہ رکھنے والے ڈرافٹسمین کی ضرورت ہے۔ جو آٹو کیڈ میں مہارت رکھتے ہوں۔ خواہشمند حضرات اپنے کوائف کے ساتھ دفتری اوقات میں خاکسار سے مل لیں۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

درخواست دعا

۞ مکرم محمد حنیف صاحب جرمنی سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کے بیٹے مکرم محمد رشید صاحب کراچی جگر کے کینسر میں مبتلا ہیں کیموتھراپی ہو رہی ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ اور پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

نعمانی سیرپ
تیزابیت، خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ ربوہ رجسٹرڈ گولبازار
NASIR ناصر
PH:047-6212434

لاہور کیلئے ڈرائیور کی فوری ضرورت ہے
معقول تنخواہ سنگل رہائش اور کھانا دیا جائے گا
برائے رابطہ ربوہ آئی کلینک
فون: 6211707-03017972878

ہر فرد۔ ہر عمر۔ ہر پیچیدگی کا فطری علاج
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔ اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلریب 0344-7801578

جرمن ٹیوشن
لاہور میں امیگریشن کے سلسلے میں
جرمن زبان کے امتحان کی تیاری،
جرمن دستاویزات کے ترجمے کیلئے
رابطہ کریں: 0306-4347593

ربوہ میں طلوع وغروب 17 جون	
طلوع فجر	3:32
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	7:18

RAO ESTATE
راؤ اسٹیٹ
جائیداد کی خرید وفروخت کا ادارہ
Your Trust and Confidence is our Motto
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد صوفی گھی ایجنسی دارالرحمت شرقی الف ربوہ
0321-7701739
047-6213595
آپ کی دعا اور تعاون کے منتظر راؤ خرم ذیشان

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ فون دکان 6212837
Mob:03007700369

داخلہ کمپیوٹر کورسز + ٹیوشن کلاسز
ہمارے ادارہ میں بیسک کمپیوٹر کورس، کمپیوٹر ہارڈویئر، گرافکس ڈیزائننگ، کمپوزنگ اور انٹرنیٹ کے کورسز کے علاوہ نرسری تا میٹرک کے مضامین کی ٹیوشن میں داخلہ جاری ہے۔
سٹی اکیڈمی آف پروفیشنل سٹڈیز
دارالعلوم جنوبی نزد گول چوک ربوہ
047-6211607,0345-7561638

FR-10